فرض نماز تنہا پڑھنے کے بعد جماعت قائم ہونا

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2490

تاریخ اجراء: 06 شعبان المعظم 1445ھ / 17 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک شخص نے جماعت سے پہلے ہی فرض نماز پڑھ لی پھر بعد میں جماعت شروع ہوئی تو اس کے لیے کیا حکم ہے کہ اس کی نماز ہو گئی یا دوبارہ جماعت سے نماز پڑھ سکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اپنی تنہا فرض نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی مگر بلا عذر شرعی جماعت چھوڑنے کی وجہ سے گنہگار ہو گا۔ جو شخص مسجد میں اپنی فرض نماز تنہا پڑھ چکا اور مسجد میں ہی تھا کہ جماعت قائم ہو گئی تو اگر نماز ظہر یا عشاء ہے تو اب واجب ہے کہ نفل کی نیت سے اس جماعت میں شامل ہو جائے، اس صورت میں جماعت چھوڑ کر مسجد سے باہر جانا مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہو گا۔ اگر فجر، عصر اور مغرب کی نماز میں ایسا ہوا تو اب حکم یہ ہے کہ مسجد سے باہر چلا جائے، جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا۔

اگر مسجد میں ہے اور جماعت کے لیے اقامت شروع ہو جاتی ہے تو عشاء اور ظہر میں اس کا جماعت میں شامل نہ ہونا مکروہ ہے، جبکہ فجر، عصر اور مغرب میں مسجد میں رکنا مکروہ ہے۔ کنز الدقائق اور اس کے تحت نہر الفائق میں ہے: "(وإن صلى) وحده (لا) أي: لا يكره له الخروج لأنه أجاب داعي الله تعالى ۔۔ (إلا في الظهر والعشاء إن شرع) المؤذن (في الإقامة) فيكره له بالخروج وإن صلى وحده لأنه مخالف للجماعة عيانا والتنفل بعدهما غير مكروه ولذا قيد بالظهر والعشاء لأنه يكره في غيرهما الكراهة التنفل بعد الفجر والعصر ولزوم أحد المحذورين السابقين لو اقتدى في المغرب" ترجمہ: اور اگر اس نے تنہا نماز پڑھ لی تو اس کے لیے مسجد سے نکلنا مکروہ نہیں کیونکہ اس نے داعی الی اللہ کو جواب دے دیا الا یہ کہ ظہر یا عشاء کی جماعت ہو اور مؤذن اقامت کہنا شروع کر چکا ہو تو اب اس کے لیے مسجد سے خروج مکروہ ہے اگرچہ وہ تنہا نماز پڑھ چکا کہ وہ جماعت کا کھلا

مخالف ہے کہ ان دونوں کے بعد نفل پڑھنا مکروہ نہیں اس لیے ظہر اور عشاء کی قید لگائی کہ ان کے علاوہ میں فجر و عصر کے بعد نفل مکروہ ہے اور مغرب میں اگر وہ اقتدا کرے تو سابقہ دونوں محذور میں سے ایک لوٹ آئے گا۔(النهر الفائق شرح كنز الدقائق، ج1، ص310، دار الكتب العلمية)

درر شرح غرر کے حاشیہ میں علامہ شرنبلالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:”(قوله لا يخرج أحد... إلخ) فإن خرج كره للنهي وهو يدل على كراهة التحريم“ترجمہ:(ان کا قول کوئی مسجد سے نہ نکلے۔۔الخ) تو اگر کوئی نکل جائے تو نہی کی وجہ سے مکروہ ہے اور یہ اس پر دلیل ہے کہ یہ کراہت تحریمی ہے۔(درر الحكام شرح غرر الأحكام، ج1، ص121، دار إحياء الكتب العربية)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:”جو شخص مسجد میں نماز تنہا پوری پڑھ چکا ہو اب جماعت قائم ہوئی ہے اگر ظہر یا عشا ہے تو شرعًا اس پر واجب ہے کہ جماعت میں شریک ہو کہ مخالفت جماعت کی تہمت سے بچے اور باقی تین نمازوں میں حکم ہے کہ مسجد سے باہر نکل جائے تاکہ مخالفت جماعت کی صورت نہ لازم آئے۔(فتاوی رضویہ، ج7، ص214، 215، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم